www.mrehan786.blogspot.com

حدیث عدم سایہ اور اس کی سند کی توثیق:

عبد الرزاق عن ابن جریج قال اخبرنی نافع ان ابن عباس قال لم یکن لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ظل ولم یقم مع شمس قط الاغلب ضوءہ ضوء الشمس ولم یقم مع سراج قط الاغلب ضوءہ ضوء السراج۔

''عبد الرزاق ابن جریج سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: مجھے نافع نے خبر دی کہ حضرت ابن عباس نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا (تاریک) سایہ نہیں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی سورج کے سامنے کھڑے نہیں ہوئے مگر آپ کی روشنی سورج کی دھوپ پر غالب ہوتی اور کبھی چراغ کے سامنے کھڑے نہیں ہوئے مگر آپ کی روشنی چراغ پر غالب ہوتی''۔

(الجزء المفقود من المصنف لعبد الرزاق صفحہ 56)

الحمد للہ! یہ روایت بھی صحیح ہے۔ اس کے پہلے راوی خود امام عبد الرزاق ہیں۔

www.mrehan786.blogspot.com

1-امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ

امام عبدالرزاق بن ہمام بن نافع: ان کی کنیت ابوبکر ہے۔ یہ صنعاء (یمن) میں ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی ہمام بن نافع حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر عکرمہ مولیٰ ابن عباس، وہب بن منبہ، مینا مولیٰ عبدالرحمٰن بن عوف، قیس بن یزید الصنعانی اور عبدالرحمٰن بن سلیمانی مولیٰ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم جیسے جلیل القدر تابعین سے روایت کرتے ہیں۔ امام عبدالرزاق نے ملک شام کی طرف بطور

تاجر سفر کیا۔ وہاں سے کبار علماء سے علم حاصل کیا جیسے کہ امام اوزاعی وغیرہ اور آخری عمر میں حجازِ مقدس کا سفر کیا لیکن زیادہ تر آپ یمن میں رہے۔ کم وبیش سات سے نو سال تک امام معمر بن راشد کی خدمت میں رہے۔ اس وقت آپ کی عمر مبارک بیس سال کے قریب تھی۔ پھر جب آپ کے علم وفضل کی شہرت ہوئی تو آپ سے بے شمار علماء محدثین کرام نے علم حدیث حاصل کیا۔ ان کا تفصیلی احاطہ مشکل ہے۔ ان میں امام احمد بن حنبل، امام ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد حنظلی مروزی معروف بہ ابن راھویہ، امام ابو زکریا یحییٰ بن معین بن عون المری البغدادی، امام ابوالحسن ابن المدینی وغیرہ بے شمار محدثین کرام شامل ہیں۔

امام عبدالرزاق ثقہ وصدوق محدث ہیں۔

امام احمد بن صالح نے امام احمد بن حنبل سے پوچھا: کیا آپ امام عبدالرزاق سے بڑھ کر حدیث جاننے والے کسی عالم کو جانتے ہیں؟

آپ نے فرمایا: نہیں۔ (تہذیب التہذیب جلد 6 صفحہ 311، میزان الاعتدال جلد 2 صفحہ 614)

امام ابو زرعہ فرماتے ہیں:

"امام عبدالرزاق ان علماء میں سے ہیں جن کی حدیث معتبر ہے"۔

(تہذیب التہذیب جلد 6 صفحہ 311)

امام ابوبکر اثرم امام احمد بن حنبل سے روایت کرتے ہیں کہ امام عبدالرزاق جو حدیث معمر سے روایت کرتے ہیں وہ میرے نزدیک ان بصریوں کی روایت سے زیادہ محبوب ہیں۔ (تہذیب التہذیب جلد 6 صفحہ 312)

امام یحییٰ بن معین بھی امام عبدالرزاق کی معمر سے روایت کو معتبر بتلاتے ہیں۔

(تہذیب التہذیب جلد 6 صفحہ 312)

یعقوب بن شیبہ اور علی بن مدینی امام موصوف کو ثقہ کہتے ہیں۔

(تہذیب التہذیب جلد 6 صفحہ 312)

www.mrehan786.blogspot.com

امام الجرح والتعدیل یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:

لو ارتد عبد الرزاق ما ترکنا حدیثہ

"اگر امام عبدالرزاق مرتد بھی ہو جائیں (معاذ اللہ) تو ہم ان سے حدیث لینا ترک نہ کریں گے"۔

(تہذیب التہذیب جلد 6 صفحہ 314، میزان الاعتدال جلد 2 صفحہ 612)

امام ابن حجر عسقلانی نے ان کو ثقہ اور حافظ لکھا ہے۔ (تقریب التہذیب صفحہ 213)

امام ذہبی نے ان کو ثقہ اور مشہور عالم لکھا ہے۔ (میزان الاعتدال جلد 2 صفحہ 609)

امام ذہبی نے ان کو الحافظ الکبیر تحریر کیا ہے۔ (سیر اعلام النبلاء جلد 7 صفحہ 117)

امام عبدالرزاق کی ثقاہت مسلّم ہے۔ جلیل القدر آئمہ محدثین کرام کے اقوال موجود ہیں۔ ہم صرف اختصار کی وجہ سے اس پر اکتفا کرتے ہیں۔ امام عبدالرزاق صحاح ستہ بالخصوص بخاری و مسلم کے مرکزی راوی ہیں۔ صحیح بخاری میں امام عبدالرزاق کی کم و بیش 120 احادیث مروی ہیں۔ چند صفحات یہ ہیں: جلد 1 صفحہ 11، 25، 42، 57، 59، 60 جلد 2 صفحہ 573، 628، 740، 980، 1040۔

50 سے زائد عبدالرزاق عن معمر سے مروی ہیں۔

صحیح مسلم میں 289 احادیث کم و بیش مروی ہیں۔ ان میں 277 عبدالرزاق عن معمر سے مروی ہیں۔ چند صفحات یہ ہیں: جلد 1 صفحہ 273، 253، 306، 307، 315، 318، 322، 324، 325، 330۔

امام عبدالرزاق کا ترجمہ (تذکرہ) ان کتب میں بھی موجود ہے:

- الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 5 صفحہ 545
- التاریخ الکبیر للبخاری جلد 6 صفحہ 130
- الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم رازی جلد 6 صفحہ 38
- کتاب الثقات لابن حبان جلد 8 صفحہ 412

www.mrehan786.blogspot.com

- تذکرة الحفاظ للذہبی جلد 1 صفحہ 364
- سیر اعلام النبلاء جلد 9 صفحہ 563
- العبر جلد 1 صفحہ 360
- المغنی جلد 2 صفحہ 393
- الکاشف للذہبی جلد 2 صفحہ 171
- تاریخ الاسلام (وفیات 211-220)
- لسان المیزان لابن حجر جلد 7 صفحہ 287
- شذرات الذہب جلد 2 صفحہ 27
- الکنی والاسماء للدولابی جلد 1 صفحہ 119
- الکامل لابن عدی جلد 5 صفحہ 1948
- رجال صحیح البخاری للکلاباذی جلد 2 صفحہ 496
- رجال صحیح مسلم للمنجویہ جلد 2 صفحہ 8
- الجمع بین الصحیحین جلد 1 صفحہ 328
- الکامل فی التاریخ لابن اثیر جلد 6 صفحہ 406
- التبصرہ جلد 2 صفحہ 270
- وفیات الاعیان جلد 3 صفحہ 216
- تہذیب الکمال للمزی جلد 18 صفحہ 52
- البدایہ والنہایہ لابن کثیر جلد 10 صفحہ 265
- شرح علل الترمذی لابن رجب جلد 2 صفحہ 577
- النجوم الزاہرة جلد 2 صفحہ 202
- التاریخ لابن معین بروایۃ الدوری جلد 2 صفحہ 362
- العیون والحدائق جلد 3 صفحہ 371

WWW.NAFSEISLAM.COM

www.mrehan786.blogspot.com

امام عبدالرزاق وہابی دیوبندی اکابر کی نظر میں:

1- وہابیہ کے محدث ارشاد الحق اثری لکھتے ہیں: ”وہ (امام عبدالرزاق) بالاتفاق ثقہ تھے“۔ (آئینہ ان کو جو دکھایا صفحہ 98)

مزید لکھتے ہیں:

”حافظ ذہبی نے انہیں الحافظ الکبیر کے بلند لقب سے یاد کیا ہے“۔

(مولانا سرفراز صفدر اپنی تصانیف کے آئینہ میں صفحہ 65)

2- وہابیہ کے محدث زبیر علی زئی لکھتے ہیں:

”اس میں کوئی شک نہیں کہ امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ متوفی 211 ثقہ حافظ امام تھے۔ جمہور محدثین نے ان کی توثیق کی ہے“۔

(ماہنامہ الحدیث حضرو ماہ اپریل 2006ء جعلی جزء کی کہانی صفحہ 27)

مولوی سرفراز گکھڑوی نے ان کو الحافظ الکبیر لکھا ہے۔ (تنقید متین)

امام عبدالرزاق کے تشیع کا جواب:

دور اول میں تشیع کس پر بولا جاتا تھا، اس کو سمجھنے کیلئے بنیادی بات سمجھیں۔
تشیع سے مراد دور اول میں شیعیت و رافضیت نہیں ہے بلکہ یا تو محبت اہل بیت پر تشیع کا لفظ بولا جاتا تھا یا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی افضلیت پر۔

(میزان الاعتدال جلد 2 صفحہ 588)

پھر یہ کہ حضرت امام المحدثین امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ امام عبدالرزاق نے اس تشیع سے بھی رجوع کر لیا تھا۔ اس کو محدث جلیل امام ابن حجر عسقلانی نے بیان کیا ہے۔ لکھتے ہیں:

ابا مسلم البغدادی الحافظ یقول عبید اللہ بن موسٰی من المتروکین ترکہ احمد لتشیعہ وقد عوتب احمد علی روایتہ عن عبدالرزاق فذکر ان عبدالرزاق رجع۔ (تہذیب التہذیب جلد 7 صفحہ 53)

"امام احمد بن حنبل نے عبید اللہ بن موسیٰ جو کہ صحاح ستہ کے راوی ہیں اور ثقہ ہیں۔ سے تشیع کی بناء پر روایت نہیں لی۔ امام احمد بن حنبل سے جب سوال کیا گیا کہ آپ امام عبد الرزاق سے روایت لیتے ہیں مگر عبید اللہ بن موسیٰ سے روایت کیوں نہیں لیتے۔ تو آپ نے فرمایا کہ امام عبد الرزاق نے اس سے رجوع کر لیا تھا"۔

اس کی مزید تفصیل کیلئے دیکھئے: کتاب العلل ومعرفۃ الرجال جلد 1 صفحہ 256۔

امام عبد الرزاق کے تشیع سے رجوع کو وہابی مذہب کے محدث ارشاد الحق اثری نے بھی بیان کیا ہے۔ (مولانا سرفراز صفدر اپنی تصانیف کے آئینہ میں صفحہ 69)

امام عبد الرزاق نے فرمایا کہ میرا دل کبھی اس پر مطمئن نہیں ہوا کہ میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو افضلیت دوں جو حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان رضی اللہ عنہم سے محبت نہیں رکھتا، وہ مومن نہیں ہے۔

(العلل ومعرفۃ الرجال للامام احمد جلد 1 صفحہ 256، میزان الاعتدال جلد 2 صفحہ 612)

امام عبد الرزاق نے فرمایا کہ رافضی (شیعہ) کافر ہیں۔

(میزان الاعتدال جلد 2 صفحہ 613)

امام عبد الرزاق حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کر کے فرماتے ہیں:

وبہ ناخذ۔

"اس پر ہمارا عمل ہے"۔ (مصنف عبد الرزاق جلد 3 صفحہ 249)

پھر امام عبد الرزاق حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح ہونا بیان فرما کر مزید فرماتے ہیں کہ یہ ام کلثوم سیدہ فاطمۃ الزہراء کی صاحبزادی ہے۔ رضی اللہ عنہا۔ (مصنف عبد الرزاق جلد 6 صفحہ 163)

ہمارے ان تمام دلائل سے بات واضح ہو گئی۔ امام عبد الرزاق پر شیعہ ہونے کا الزام باطل و مردود ٹھہرا۔

www.mrehan786.blogspot.com

www.mrehan786.blogspot.com

2 ابنِ جریج رحمۃ اللہ علیہ

یہ عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج موولی مکی ثقہ اور فاضل تھے۔ تدلیس اور ارسال سے کام لیتے تھے مگر مذکور حدیث میں انہوں نے تحدیث وسماع کی صراحت

کردی ہے۔ اس لیے یہ روایت ہر طرح صحیح ہے۔ ابن جریج بخاری و مسلم کے مرکزی راوی ہیں۔

ان کا ترجمہ ان کتب میں مذکور ہے:

- تہذیب التہذیب جلد 6 صفحہ 403
- تقریب التہذیب صفحہ 219
- میزان الاعتدال جلد 2 صفحہ 659
- تہذیب الکمال جلد 18 صفحہ 338

خود وہابیہ کے امام محدث ارشاد الحق اثری نے ان کی توثیق بیان کی ہے۔

(مولانا سرفراز صفدر اپنی تصانیف کے آئینہ میں صفحہ 61، آئینہ ان کو جو دکھایا صفحہ 63)

ابن جریج کی طرف جو متعہ کرنے کا الزام ہے، اس سے ان کا رجوع ثابت ہے۔

(تلخیص الحبیر جلد 3 صفحہ 160، فتح الباری جلد 9 صفحہ 173)

مولوی ارشاد الحق اثری نے اس کی توثیق اور ان پر اعتراضات کے جوابات تحریر کیے ہیں اس کی مذکورہ بالا کتب میں یہ موجود ہے۔

نافع رحمۃ اللہ علیہ: 3

اس روایت کے تیسرے راوی نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام تھے۔ مستند، ثقہ اور مشہور فقیہ تھے۔ 117ھ میں وفات پائی۔

ان کا ترجمہ ان کتب میں موجود ہے:

- تہذیب الکمال للمزی جلد 29 صفحہ 29
- تہذیب التہذیب جلد 10 صفحہ 415
- تقریب التہذیب صفحہ 355

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ نہ ہونے پر ہم نے اپنی کتاب "نورانیت و حاکمیت" میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔ وہاں ملاحظہ فرمالیں۔

www.mrehan786.blogspot.com